احمدی اور جھوٹ کا آپس میں کوئی دُور کا تعلق بھی نہیں ہونا چاہیئے

جھوٹ ایک شرک ہے اسکی پناہ میں آنے والے ہمیشہ توحید سے اپنا تعلق توڑ لیا کرتے ہیں

روزنامہ **الفضل** ربوہ

خطبہ نمبر ۲۲

فون ۴۲۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | جمعرات ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ ، یکم نبوت ۱۳۶۹ ہش ، یکم نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۹۶

مغرب کا معاشرہ اسفل السّافلین کی منزل پر ہے۔ دُعا اور توکّل سے اس سے بچا جاسکتا ہے

آج کی دُنیا کو دلائل سے بڑھ کر خُدا والوں کی ضرورت ہے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز — بتاریخ ۱۴ تبوک ۱۳۶۹ ہش (۱۴ ستمبر ۱۹۹۰ء) بمقام نن سپیٹ - ہالینڈ

حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جرمنی کی عدلیہ کا احسان والا رویّہ

آج ہی مغربی جرمنی سے مَیں ان کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع اور دیگر پروگراموں میں شرکت کے بعد یہاں پہنچا ہوں۔ جیسا کہ میری آواز سے آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ میرا گلا اکثر تو مغربی جرمنی نے استعمال کر لیا ہے جو کچھ تھوڑا سا بچا ہے اس سے مَیں کوشش کروں گا کہ چند باتیں آپ سے کروں۔

مغربی جرمنی کا اجتماع خدا کے فضل سے ایک بہت ہی بڑا اور عظیم الشان اجتماع تھا۔ یہاں تک کہ ربوہ سے آئے ہوئے بعض مہمانوں نے یہاں تک کہا کہ ربوہ کی یاد تازہ ہو رہی ہے اور یہ کہتے کہتے ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہاں کی جماعت کو خدا کے فضل سے یورپ میں یہ امتیاز حاصل ہو گیا ہے کہ سب سے زیادہ پاکستان کے تربیت یافتہ اور عدم تربیت یافتہ خدام مغربی جرمنی کے حصے میں آئے ہیں اور اس کی ایک بڑی وجہ وہاں کی عدلیہ کا بہت ہی احسان والا رویّہ ہے جو جماعت احمدیہ سے وہ برتتی ہے۔ بارہا مجھ سے بھی وہاں کے عدلیہ کے ججوں نے ملاقاتیں کیں اور اس سفر میں بھی ملاقاتیں کیں۔ ان میں جو خصوصی بات مَیں نے دیکھی وہ یہ تھی کہ صرف عام دنیاوی طریق پر خالصۃً قانون کے تابع وہ فیصلے نہیں کرنا چاہتے بلکہ چونکہ یہ انسانی حقوق کا معاملہ ہے، اس لئے بڑی گہری نظر سے وہ جماعت احمدیہ کے حالات پر غور کرتے ہیں اور جتنے جج مجھے ملے ہیں ان سب کا یہ حال ہے کہ نہ صرف یہ کہ پاکستان کے حالات پر ذاتی طور پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے عقائد، جماعت احمدیہ کے اختلافات جو دوسروں سے ہیں اور جماعت احمدیہ کی رُوح کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض تو اس کے نتیجے میں اتنا متاثر ہیں کہ ایک جج نے مجھے بتایا کہ میرے لئے ایک لمبے تجربے کے بعد اب یہ ممکن ہی نہیں رہا کہ مَیں کسی احمدی کے کیس کا انکار کر سکوں کیونکہ مَیں محض قانونی موشگافیاں نہیں بلکہ حقیقت کی روح دیکھتا ہوں اور اس کے نتیجے میں مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ کی جماعت من حیث الجماعۃ ایک مظلوم جماعت ہے اور اس کا حق ہے کہ دنیا میں جہاں چاہے جا کے آباد ہو تا کہ اس کو ضمیر کی آزادی نصیب ہو۔ چنانچہ بعض جج تو جسم کی آزادی کی حد تک اپنی نظر کو محدود رکھتے ہیں۔ اور زیادہ تر اسی جستجو میں رہتے ہیں کہ کس حد تک پناہ گزین نے عملاً جسمانی تکلیف اٹھائی لیکن جرمنی کے ججوں میں یہ بات مَیں نے خصوصیت سے دیکھی کہ ایک نہیں دو نہیں اس سے زیادہ تعداد میں مجھ سے جو ملے ہیں انہوں نے ہمیشہ اس بات کا ذکر کیا کہ وہ صرف یہ یقین کرنا چاہتے تھے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کو ضمیر کی آزادی ہے کہ نہیں اور انہوں نے مجھے بتایا کہ چونکہ ہم اس بات پر مطمئن ہو چکے ہیں کہ پاکستان میں کسی احمدی کے لئے ضمیر کی آزادی نہیں رہی اس لئے ہم بڑی فراخدلی کے ساتھ آپ کے پناہ گزینوں کے ساتھ معاملہ کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی انہوں نے ایک افسوسناک بات کا بھی ذکر کیا جس کا مَیں آپ سے بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ بعض احمدی جو ایجنٹوں کے پڑھائے لکھائے جھوٹ بول دیتے ہیں اس کا ان کی طبیعت پر بہت ہی بُرا اثر دیکھا۔ چنانچہ ایک جج نے مجھ سے کہا کہ آپ کی جماعت سے میں بہت ہی اونچی توقعات رکھتی ہوں۔ (وہ خاتون جج تھیں) اور مجھے اس جماعت سے گہری محبت ہے، صرف اس وجہ سے نہیں کہ یہ مظلوم ہے بلکہ اس کے عقائد میں توازن ہے، ان کے اندر بہت سی

مسلسل ص۲ پر

اخبار احمدیہ

ربوہ — احباب کرام کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعجازی رنگ میں بہتر ہو رہی ہے۔

جملہ احباب اپنی خاص دعاؤں میں حضرت سیّدہ ممدوحہ کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے جلد اور کامل شفا عطا کرے۔ اور صحت و تندرستی والی طویل عمر سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداء سے آگے

خوبیاں پائی جاتی ہیں، اخلاص ہے، بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جن کی کوئی قیمت نہیں لیکن جب میں یہ دیکھتی ہوں کہ کوئی احمدی اپنے ایجنٹوں کے پڑھائے میں آکر، ان کی سکھائی پڑھائی میں آکر جھوٹ بولتا ہے تو مجھے اس کی بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ اب اس کو احمدیت کے لئے تکلیف پہنچنا یہ اس کی بہت بڑھی ہوئی شرافت کا نتیجہ ہے لیکن جتنی تکلیف اسے پہنچی، اس سے بہت زیادہ تکلیف مجھے پہنچی۔

ایک موحد اور جھوٹ میں بَیر ہوتا ہے

چنانچہ میں نے جرمنی کے اجتماع میں بھی جو خطبہ وہاں دیا تھا، سب سے زیادہ اس بات کو لیا کہ احمدی اور جھوٹ کا آپس میں کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ جس طرح شرک اور توحید کے درمیان ایک بَیر ہے اس طرح ایک سچے موحد اور جھوٹ کے درمیان بَیر ہوا کرتا ہے اور جھوٹ اور توحید اور شرک اور توحید یہ ایک ساتھ پنپ نہیں سکتے۔ اس لئے جو احمدی بھی اپنے ادنیٰ مفاد کی خاطر اپنی رُوح کو قربان کرتا ہے اور جھوٹ میں ملوث ہو جاتا ہے اتنا ہی بڑا وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والا بنتا ہے۔ روزمرہ کی مجالس میں گپ شپ کی عادت اور مبالغہ آمیزی کی عادت تو ہمارے ملک میں عام ہے لیکن جب سنجیدہ معاملات میں جھوٹ بولے جائیں تو وہ ایسی باتیں ہیں جو یقیناً خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہیں۔ چنانچہ قسموں کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں پر تمہیں نہیں پکڑے گا۔ انسانی کمزوریاں ہیں، بعضوں کو عادت پڑی ہوتی ہے۔ یونہی قسمیں کھاتے رہنے کی۔ لیکن جہاں تم نے قسم کو سنجیدگی سے اپنے مفاد کی خاطر استعمال کیا اور جھوٹ بولا تو یقیناً خدا تعالیٰ تمہیں پکڑے گا۔ پس اللہ تعالیٰ بھی معمولی گپ شپ میں اور سنجیدہ جھوٹ میں فرق کرتا ہے اور سنجیدہ جھوٹ دراصل شرک کا ہی دوسرا نام ہے کیونکہ جھوٹ کے ذریعے انسان اپنے آپ کو ایسے خطرے سے بچانا چاہتا ہے جس کے لئے خدا کی پناہ بھی لے سکتا تھا لیکن خدا کی پناہ پر اس کو توکل نہیں ہوتا۔ خدا کی پناہ کے متعلق وہ اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا، وہ سمجھتا ہے پتہ نہیں خدا پناہ دے یا نہ دے، میں تو بری طرح پھنس چکا ہوں۔ اس لئے سردست خدا سے تعلق توڑ لو کوئی فرق نہیں پڑتا پھر دوبارہ حاضری دے دوں گا۔ اس وقت تو جھوٹ کی پناہ میں آنا چاہیئے۔ یہ وہ گہری نفسیات ہے جو ہمیشہ جھوٹے کو خدا سے تعلق کاٹ کر شیطان سے تعلق قائم کرنے پر مجبور کر دیا کرتی ہے۔ اس وقت وہ سمجھتا بھی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں لیکن خدا جو بہت باریک نظر کے ساتھ انسانی معاملات کو دیکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ جب میری ضرورت تھی تو میرے بندے نے مجھ پر توکل نہیں کیا اور شیطان پر توکل کیا اس لیے جس پر یہ توکل کرتا ہے اسی کا ہو جائے اور ایسے بندوں کو پھر خدا تعالیٰ کا پیار نصیب نہیں ہوا کرتا۔ یہی مضمون تھا جو میں نے وہاں بیان کیا۔

صداقت کا رعب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زندگی اور صحابہ کی زندگی پر آپ غور کر کے دیکھیں کہ سب سے بڑی سچائی ہے اس وقت انہوں نے کام لیا جب سب سے زیادہ خطرہ درپیش ہوا کرتا تھا اور بڑے سے بڑے خطرے کے وقت نہ صرف یہ کہ جھوٹ سے کام نہیں لیا بلکہ سچائی بڑی قوت کے ساتھ دل سے پھوٹی ہے۔ ایک موقعہ پر حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ایک غزوے میں شریک تھے اور دوپہر کو قافلہ آرام کرنے کے لئے مختلف درختوں کی چھاؤں ڈھونڈتا ہوا الگ الگ پھیل گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم بھی ایک درخت کی چھاؤں میں تنہا لیٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔ اتنے میں ایک دشمن کا وہاں سے گزر ہوا۔ اس نے تلوار سونتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جگا کر کہا، آپ کا نام لے کر مخاطب کرتے ہوئے کہ اب یہاں اور کوئی نہیں ہے، تیرا کوئی ساتھی بچانے والا نہیں ہے، تو تنہا ہے اور لیٹا ہوا ہے اور میں یہ تلوار سونت کے تیرے سر پر کھڑا ہوں۔ اب بتا تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بڑے اطمینان سے اسی طرح لیٹے ہوئے فرمایا۔ "میرا خدا"! اس صداقت میں ایسا رعب تھا، ایسا جلال تھا کہ وہ شخص کانپ گیا اور اس کے ہاتھ سے تلوار زمین پر جا پڑی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اسی تلوار کو اٹھایا اور فرمایا۔ بتا اب تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے ہاتھ جوڑ دیئے اور گڑگڑا کر کہا کہ آپ معاف کر دیں۔ آپ بہت احسان کرنے والے ہیں۔ مجھ سے غلطی ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ او بدبخت تجھے میرا نمونہ دیکھ کے بھی پتہ نہیں چلا کہ بچانے والا کون ہے؟ وہ ایک ہی ہے جو ہمارا خدا ہے۔ پس خطروں کی شدت کے وقت انسان کی سچائی آزمائی جاتی ہے، خطروں کی شدت کے وقت انسان کی توحید آزمائی جاتی ہے اور جھوٹ ایک شرک ہے۔ اس کی پناہ میں آنے والے پھر توحید سے ہمیشہ اپنا تعلق توڑ لیا کرتے ہیں۔ اس لئے توحید نام کا توحید نہیں ہے جو نعروں کے ذریعے دنیا میں پھیلائی جائے۔ اللہ اکبر کے نعرے لگانے والے جب مشکل میں مبتلا ہوں اور شیطانِ اکبر کے نعرے لگائیں یعنی عملاً اس کی پناہ میں آجائیں تو ایسے بلند بانگ نعروں کی کیا قیمت باقی رہ جاتی ہے۔ پس چونکہ یہ ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے جسے خوب کھول کھول کر خدام کے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں آج آپ کو بھی اس بات کی یاددہانی کراتا ہوں کہ جھوٹ سے پرہیز کا عہد کریں اور ہمیشہ کے لئے توبہ کریں۔ اپنے نفس کو ٹٹولتے رہا کریں۔ چھوٹے جھوٹوں سے بھی بچنے کی کوشش کریں کیونکہ جھوٹ کی عادت انسان کو رفتہ رفتہ بڑے جھوٹ بولنے پر بھی آمادہ کر دیا کرتی ہے اور جہاں اپنے مفادات کا واقعات کے مطابق یہ تقاضا دیکھیں کہ جھوٹ بولیں گے تو مفادات حل ہوں گے وہی مقام ہے سچ بولنے کا۔ ایسے کسی مقام پر اگر آپ سچ بولیں گے تو اگر فوری طور پر خدا نے آپ کو پناہ نہ بھی دی تب بھی آپ صدیق کہلائیں گے اور جو سزا آپ کو دنیا کی نظر سے ملے گی وہ بھی خدا کے پیار کو حاصل کرنے کا موجب بن جائے گی۔ اس دن سے آپ کی زندگی کی کایا پلٹ جائے گی آپ کے اندر ایک روحانی انقلاب برپا ہو جائے گا اور ایسا بھی ہوگا اور بسا اوقات ایسا ہوگا کہ جہاں خطروں نے آپ کو چاروں طرف سے گھیرا ہو، آپ کو کوئی اور پناہ نہ ملتی ہو خدا کی خاطر آپ یہ فیصلہ کریں کہ جو کچھ بھی ہوگا میں نے جھوٹ کی پناہ نہیں لینی تو اچانک خدا تعالیٰ کی تقدیر خطرات کے گھیروں کو توڑ دے گی اور آپ کے لئے بچ نکل کے باہر جانے کے لئے رستے کشادہ ہو جائیں گے اور یہ اتنی دفعہ بارہا احمدیوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے اور ہوتا ہے کہ یہ کوئی فرضی کہانی نہیں بلکہ امرِ واقعہ ہے، روزمرہ کی زندگی میں ایک روزمرہ ہونے والا تجربہ ہے۔

پس اس وجہ سے نہیں کہ آپ کو خدا ضرور بچائے گا اس لئے آپ سچ بولیں۔ اس لئے سچ بولیں کہ خدا سچ پر راضی ہوگا اور پھر بچائے یا نہ بچائے، وہ مالک ہے اس کی مرضی ہے لیکن شرک سے اور شیطان سے پھر آپ کو ضرور بچالے گا اور آپ کی ساری زندگی کو آئندہ پاک اور صالح بنا دے گا۔ اس لئے اس نیت کے ساتھ سچ پر قائم رہنے کا عہد کریں۔

دنیا کی بجائے دین کی طرف ہجرت

جہاں تک جرمنی کی جماعت کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا وہاں کی عدلیہ کا رویہ بہت ہی احسان کا رویہ ہے اور محض قانونی نہیں بلکہ انسانی سطح پر وہ احمدیوں کے معاملات کو دیکھتے ہیں اور بہت گہرا غور کرتے ہیں اور اکثر دل سے مطمئن ہیں کہ جس جماعت کو اپنے ضمیر کی آزادی نہیں اس جماعت کا حق ہے کہ اس وطن سے (نقل مکانی) کر جائے۔ یہ دوسرا پہلو میں نے وہاں خدام الاحمدیہ کے سامنے رکھا اور آپ کو پھر مختصراً اس کے متعلق بتانا چاہتا ہوں کہ اصل (نقل مکانی) بدن کی نہیں بلکہ روح کی ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ وہ جج جو مسلمان بھی نہیں وہ بدنوں کے مقابل پر روح کو اہمیت دے رہے ہیں۔ اسی طرح بلکہ اس سے بہت زیادہ شدت کے ساتھ ہر مذہب روح کو اہمیت دیتا ہے اور بدنوں کو ثانوی حیثیت دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہجرت کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ بدن کی ہجرت سے بہت بڑھ کر روح کی ہجرت کا نقشہ کھینچا ہے۔ فرمایا جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی وہ یقیناً اللہ اور اس کے رسول کو پالے گا۔ جس کی ہجرت دنیا کے مقاصد اور مطالب کی طرف ہوگی وہ دنیا کے مقاصد اور مطالب کو ہی پائے گا۔ پس آپ میں سے وہ، نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں، مرد ہوں یا عورتیں ہوں، جو (نقل مکانی) کر کے یہاں تشریف لائے ہیں ان کو میں مختصراً یہ بات یاد کراتا ہوں کہ آنے سے پہلے اگر نیت کچھ اور تھی بھی تب بھی اب اپنی نیتوں کو درست کریں اور دنیا سے دین کی طرف ہجرت کریں۔ یہ ہجرت زندگی کے ہر لمحے پر ہو سکتی ہے اور وہ ہر لمحہ زندگی کا ایک موڑ بن جاتا ہے۔ جس میں انسان رخ دنیا کی طرف سے رُخ پھیر کر دین کی طرف رُخ اختیار کر لیتا ہے۔ پس دعا کریں کہ آپ کو بھی زندگی کا کوئی ایسا ہی لمحہ نصیب ہو جو زندگی کا ایسا موڑ بن جائے جس میں آپ کا رُخ دنیا سے ہٹ کر خدا کی طرف ہو جائے اور اگر یہ ہو جائے تو پھر آپ کی ہجرت دنیاوی لحاظ سے بھی کامیاب ہوگی اور دینی لحاظ سے بھی کامیاب ہوگی اور آپ کو زندگی کا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ تو اس پہلو سے انصار کو بھی، خدام کو بھی اور لجنات کو بھی اپنے ممبروں کو اور ممبرات کو یاد دلاتے رہنا چاہیئے کہ ہمیں بالآخر لازماً خدا کی طرف ہجرت کرنا ہے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو پھر بہرحال ہم خدا ہی کی طرف لوٹیں گے۔

دو ہی صورتیں انسان کی زندگی پر آ سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ وہ خدا کی طرف اس طرح لوٹے جس طرح ہنکا کر کسی چیز کو لے جایا جاتا ہے اور ایک اس طرح لوٹے کہ اس کا دل اچھلتا ہوا اپنے بدن سے آگے بڑھ کر خدا کی طرف بڑھ رہا ہو۔ اس کی روح پیش قدمی کرتی چلی جائے اور وہ اس طرح خدا کی طرف لپکے جس طرح ایک بھوکا بلبلاتا ہوا بچہ ماں کے دودھ کی طرف لپکتا ہے۔ ایسی واپسی حقیقی (صاحب ایمان) کی واپسی ہے اور وہ لوگ جو اس دنیا میں خدا کی طرف ہجرت نہیں کرتے مرنے کے بعد قرآن کریم نے ان کا بعینہٖ یہی نقشہ کھینچا ہے کہ فرشتے ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ھنکا کر لے جائیں گے۔ جس طرح جانوروں اور بھیڑ بکری کے ریوڑوں کو ھنکا کر لے کے جایا جاتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے نہیں چلتے۔ ان کو علم بھی نہیں ہوتا کہ کہاں جا رہے ہیں۔ ھنکانے والے کتے بعض دفعہ ان کے لئے رکھے جاتے ہیں جو اُن کو چاروں طرف سے ڈرا دھمکا کر ایک سمت میں چلنے پر مجبور کرتے ہیں۔ بعض دفعہ گھوڑ سوار سانٹے لے کر اُن کے آگے پیچھے چلتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے مرنے کے بعد اُن لوگوں کو جو مرنے سے پہلے خدا کی طرف نہیں گئے جہنّم کی طرف لے جانے کا یہی نقشہ کھینچا ہے اور ایسے فرشتے جو شدّاد ہیں جو سختی کرنا جانتے ہیں ان کے سپرد ان لوگوں کو کیا جائے گا۔ دراصل جنّت اور جہنّم اسی دنیا میں بنتے ہیں۔ جن کی رُوحیں خدا کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اور خدا سے تعلق پیدا کر لیتی ہیں اور اس دنیا میں ہی خدا کی طرف بار بار جھکنے سے ان کو لذّت محسوس ہوتی ہے۔ مرنے کے بعد کی زندگی میں یہی ان کی جنّت بنے گی کیونکہ مرنے کے بعد خدا اور بندے کی رُوح کے درمیان سے پردے اٹھائے جائیں گے اور جو چیز یہاں حسین دکھائی دے رہی تھی جب وہ پردے کم ہوں گے تو اور زیادہ حسین دکھائی دے گی اور یہی حقیقی جنّت ہے جو (ایمان والے) کی جنّت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم ان لوگوں کو جو اس دنیا میں خدا سے راضی ہو گئے ہوں اور خدا ان سے راضی ہو گیا ہو، اُن کو یہی خوشخبری دیتا ہے۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔ (سورۃ الفجر: آیات ۲۸ تا ۳۱) کہ اے وہ نفسِ مطمئنہ! جو خدا سے راضی رہا اور جس سے خدا راضی ہو گیا، آج میرے عباد کی جنّت میں داخل ہو جاؤ۔ میری جنّت میں داخل ہو جاؤ۔

حقیقی جنّت کا تصوّر

پس حقیقی جنّت وہی ہے جس کی بناء اس دنیا میں ڈالی جاتی ہے۔ اور وہ محبتِ الٰہی کی جنّت ہے۔ قیامت کے بعد کی زندگی میں جونہی روحانی زندگی ہو گی کیونکہ بندے کی روح اور خدا کی رُوح کے درمیان فاصلے نسبت کے لحاظ سے کم دکھائی دیں گے اور خدا کا حُسن زیادہ شان کے ساتھ جلوہ گر ہو گا اس لئے خدا کے قرب کا جلوہ ہی ان روحوں کے لئے جنّت بن جائے گا۔ وہ کس طرح متمثل ہوتی ہے۔ کن شکلوں میں ڈھلتی ہے۔ اس کے کچھ نظارے قرآن کریم نے پیش فرمائے ہیں لیکن وہ تمثیلات ہیں۔ ایسی تمثیلات ہیں جن کو ہمیں سمجھانے کی خاطر پیش کیا گیا ہے ورنہ نہ تو وہ اس قسم کے باغات ہیں جیسے ہم باغات دیکھتے ہیں، نہ ہی وہ واقعۃً اس دُودھ کی نہریں ہیں جسے ہم دُودھ جانتے ہیں، نہ ہی ویسا شہد وہاں بہتا ہُوا دکھائی دے گا جیسا شہد ہم اس دنیا میں دیکھتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو ہمیں یہ نہ بتایا جاتا کہ جنّت ایک ایسی چیز ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا۔ پس یہ ساری باتیں جو ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں یا جن کا ذکر سُنتے ہیں ان کو ہماری آنکھ نے اس دنیا میں دیکھا بھی ہُوا ہے۔ اور ہمارے کانوں نے ان کا ذکر سُنا بھی ہے۔ پس یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ ایک طرف تو ہم دیکھ بھی رہے ہوں اور سُن بھی رہے ہوں، دوسری طرف ہمیں یہ بتایا جائے کہ کبھی کسی آنکھ نے اس جنّت کو نہیں دیکھا جو جنّت خدا نے اپنے بندوں کے لئے محفوظ رکھی ہے اور کبھی کسی کان نے اس جنّت کا ذکر نہیں سُنا۔ حالانکہ اس کا ذکر قرآن کریم میں ہم پڑھتے بھی ہیں اور سُنتے بھی ہیں۔

مُراد یہ ہے ۔۔۔۔۔۔ کہ حقیقت میں کچھ ملتی جُلتی سی چیزیں ہیں جو پیش کی جائیں گی لیکن جیسی اس دنیا میں ہیں ویسی ہرگز نہیں۔ وہ تمثیلات ہیں جن کا ہم تصوّر بھی نہیں کر سکتے لیکن ہمیں چونکہ دنیا میں یہ چیزیں اچھی لگتی ہیں اس لئے یہ بتانے کے لئے کہ بعض چیزیں بہت ہی اچھی ہوں گی۔ ہمارے لئے کچھ نقشے کھینچے گئے ہیں لیکن حقیقت میں جو کچھ پیش کیا گیا "متشابہا" ہے اور اس دنیا میں (ایمان والے) کو جو لذّت ملتی ہے وہ خدا کے قرب سے ملتی ہے۔ پس "متشابہا" سے مُراد یہی ہے کہ وہ جنّت کے پھل، وہ جنّت کے باغات خدا کے قرب کی کچھ شکلیں ہوں گی۔ کیا تجسّم اختیار کریں گی۔ ہم نہیں جانتے لیکن وہی ہیں جو زیادہ (ترقی یافتہ) DEVELOP ہو جائیں گی، زیادہ بڑی شان کے ساتھ ایک ایسی شکل میں ظاہر ہوں گی جن کی طرف رُوح لپکے گی اور ان سے غیر معمولی لذّت حاصل کرے گی۔ پس جہنّم بھی اسی قسم کی ایک چیز ہے اور وہ اچھی باتیں جن سے انسان آج اس دنیا میں متنفّر ہوتا ہے جب اُن اچھی باتوں کے قریب کیا جائے گا تو اُن سے لذّت حاصل کرنے کی بجائے وہ اس کے لئے ایک رُوحانی عذاب بن جائیں گی۔ چنانچہ اس دنیا میں جو سجدہ نہیں کر سکتا قیامت کے دن اس کے لئے سجدہ ہی جہنّم ہے۔ جو اس دنیا میں خدا کا ذکر سُن کر تنافر محسوس کرتا ہے اور اس کی طبیعت بھڑکتی ہے اور وہ دوڑتا ہے کہ کہیں کس مصیبت میں پھنس گیا، اس کی بجائے ایک فلمی گانا ہو یا کوئی اور اس قسم کی دنیاوی لذّت ہو تو اس کو وہ بڑے غور سے سُنتا اور شوق سے قبول کرتا ہے، اس کے لئے وہاں اس کی جنّت موجود نہیں ہو گی۔ وہاں کوئی لغو چیز نہیں ہو گی۔

کوئی بیہودہ سرائی نہیں ہو گی اور ایسا شخص بیچارا اس لئے جہنّم میں مبتلا ہو گا کہ اس کا ذوق (ترقی یافتہ) DEVELOP نہیں ہُوا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ایک کُتّے کو جس کو پھل سے کوئی ذوق نہیں ہے اس کو پھل دے دیا جائے۔ جس کو گند چاہیئے، جس کو چھیچھڑے چاہئیں جس کو مُردار خوری کی عادت ہو۔ لاشوں کے بدبُودار گوشت سے لذّت محسوس کرتا ہو۔ اس کے سامنے اگر اچھے سے اچھا پھل آپ رکھ دیں گے تو اس بیچارے کے لئے تو جہنّم ہی ہو گی۔ چنانچہ غالبؔ کے متعلق آتا ہے کہ اس کو پھلوں کا بہت شوق تھا۔ آم کا بہت شوق تھا۔ اور غالبؔ کے دوستوں میں سے ایک صاحب ایسے تھے جن کو آم سے نفرت تھی۔ بہت کم دنیا میں وہ ایسے ہوتے ہیں مگر ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ مجلس لگی ہوئی تھی۔ سب آم کھا رہے تھے اور جن کو آم سے نفرت تھی وہ بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک گدھے کا وہاں سے گزر ہُوا تو گدھے نے آم کے پھینکے ہوئے چھلکوں اور گٹھلیوں کو سُونگھا اور بڑی نفرت سے اپنے ہونٹ چڑھا کر منہ دوسری طرف کر لیا اور بغیر کھائے آگے نکل گیا تو جن کو آم سے نفرت تھی انہوں نے بے ساختہ غالبؔ سے مخاطب ہو کر کہا کہ مرزا دیکھو گدھا بھی آم نہیں کھاتا۔ غالبؔ نے جواب دیا۔ ہاں! گدھا آم نہیں کھاتا تو ایک "بھی" کے ہونے یا نہ ہونے نے دیکھیں کتنا فرق پیدا کر دیا۔ وہ گدھے جو اس دنیا میں خدا کی محبّت کے آم نہیں کھاتے اس دنیا میں جب اُن کو آم نصیب ہوں گے تو ان کے لئے تو جہنّم ہی ہو گی۔ اس لئے یہ ذوق کی پرورش کی بات ہے۔ ذوق کی اگر سلیقے سے پرورش کی جائے تو رفتہ رفتہ وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنی محبّت کا ذوق پیدا کرنے کے لئے زندگی کو اربوں سال کے تربیت کے دَور سے گزارا ہے۔ وہ معمولی کیڑے جو ابتدائی حالت سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بہت سی قسمیں ایسی ہیں جو گندگی سے باہر سانس ہی نہیں لے سکتیں اور وہی ان کی جنّت ہے۔ کس طرح خدا تعالیٰ نے رفتہ رفتہ ایک دو سال میں نہیں، ایک دو ہزار سال میں نہیں، ایک دو لاکھ سال میں نہیں، ایک دو کروڑ سال میں بھی نہیں، اربوں سال میں زندگی کو تربیت دے کر اس کو اعلیٰ ذوق کی اس منزل تک پہنچا دیا ہے جسے انسان کی منزل کہا جاتا ہے اور اس کے باوجود جب وہ تربیت پا کر اس قابل ہو گیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں لذّت حاصل کر سکے، جب وہ اس لائق بن گیا کہ وہ اعلیٰ اور لطیف چیزوں کا ادراک کر سکے اور ان کو سمجھ سکے اور ان کا ادنیٰ سے فرق کرنا سیکھ لے تو اس وقت وہ واپس لوٹا اور دنیا کی طرف منہ مارنے لگ گیا اور پھر گندگی کی طرف جُھک گیا۔ ایسے ہی شخص کا ذکر ایک کتّے کی مثال کے ساتھ خدا تعالیٰ یوں بیان فرماتا ہے کہ ۔۔۔۔۔۔۔ کہ اگر ہم چاہتے ہم اس کا رفع ان صفات کے ذریعے کر دیتے جو خدا تعالےٰ نے اس کو عطا فرمائی تھیں ۔۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ بدبخت زمین کی طرف جُھک گیا اور اُن ادنیٰ حالتوں کی طرف لَوٹ گیا جن سے نکال کر ایک بہت لمبے عرصے میں خدا نے تربیت کر کے اس کو بلند مقام تک پہنچایا تھا۔ اسی طرح سورۃ تین (آیات ۵ تا ۷) میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم سے پیدا کیا ہے۔ تقویم سے مراد ہے سیدھا اور درست کرنا۔ فرمایا دیکھو ہم نے درستی کرنے کے کتنے لمبے دَور سے اور تربیت کے دور سے انسان کو گذار کے اس کو کیسی اعلیٰ حالت تک پہنچا دیا ۔۔۔ پھر ہم نے اس کو دنیا کی ادنیٰ حالتوں کی طرف لوٹنے دیا۔ کیوں؟ اس لئے نہیں کہ خدا نے زبردستی لوٹا دیا اس لئے کہ وہ نہ ایمان لایا نہ اس نے اعمال صالحہ کو اختیار کیا ۔۔۔ ۔۔۔ وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال کو اختیار کیا وہ مستثنیٰ ہیں وہ کبھی بھی ادنیٰ حالتوں کی طرف واپس نہیں لوٹائے جائیں گے ۔۔۔۔ ان کے لئے ایسی جزاء ہے جو نہ ختم ہونے والی، ان کی ترقیات بے حساب ہیں اور لامتناہی ہیں۔

زندگی کا فلسفہ

پس یہ وہ فلسفہ ہے جو قرآن نے ہمیں زندگی کا فلسفہ سکھایا ہے جتنا لمبا عرصہ ہماری تربیت پر ہمارے ماضی میں گذرا ہے اگر آج ہم اس راہ کو اختیار کر لیں جس پر آئندہ روح کی (ارتقاء) EVOLUTION کا مدار ہے۔ جس کے ذریعے پھر روح نے آگے ترقی کرنی ہے تو پھر کوئی واپسی نہیں ہے۔ فرمایا: پھر ہم وعدہ کرتے ہیں کہ جس طرح اربہا ارب سال کے دور سے گزار کے تمہیں تربیت دے کر انسان کے مقام تک پہنچایا تھا۔ یہ انسان کا مقام تمہارا پہلا قدم بن جائے گا۔ اور آئندہ اس سے بھی بہت زیادہ ترقیات تمہارے لئے رکھی گئی ہیں۔ ترقی کے ایسے غیر متناہی مقامات ہیں کہ تم ان کا تصوّر ہی نہیں کر سکتے ۔۔۔۔ وہ کبھی کاٹے نہیں جائیں گے کبھی کسی مقام پر ختم نہیں ہوں گے۔

پس یہ وہ دعوت ہے جو (دینِ حق)، نے آپ کو دی ہے، جو قرآن کریم نے بڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیمانہ فلسفے کے ساتھ کھول کھول کر آپ کے سامنے رکھی ہے۔ اس کی حکمتیں بیان فرمائی ہیں۔ آپ کے لیے ماضی کی مثالیں دے کر آپ کو سمجھایا ہے کہ یہ دنیا باطل نہیں ہے۔ انسان کی پیدائش یونہی اتفاقاً نہیں ہوئی بلکہ ایک بہت ہی بلند اور نہ ختم ہونے والے مقصد کی پیروی کے لئے انسان کو بنایا گیا ہے۔ پس جیسا اس کا ماضی ہے جس میں رفتہ رفتہ ترقی دکھائی دیتی ہے، ایسا ہی اس کا مستقبل بھی ہو سکتا ہے۔ مگر شرط یہی ہے کہ ایمان لے آئے اور اعمالِ صالحہ اختیار کرے۔ پس اس پہلو سے (ایمان والے) کی زندگی لامتناہی زندگی بن جاتی ہے مگر اس دنیا میں اسے خدا کی طرف لوٹنا ہوگا۔ اگر اس دنیا میں خدا کی طرف نہیں لوٹے گا تو اس کا متبادل یہ ہے کہ وہ اپنے ماضی کی طرف لوٹ جائے گا۔۔۔۔ مطلب یہ ہے کہ بد سے بدتر اور بدتر سے بدتر ہوتا چلا جائے گا۔ یعنی وہ واپس حیوانی خصلتوں کی طرف لوٹ جائے گا۔ قرآن کریم کے اس بیان کی صداقت ہمیں ان انسانوں کی زندگی میں ملتی ہے جو لذت حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی گندگی پر منہ مارتے ہیں اور جب ان کو عام ان باتوں میں لذت نہیں ملتی جو خدا نے صحتمند لذتیں انسان کے لیئے پیدا کی ہیں تو پھر وہ گندگی کو کھودتے کھودتے اور زیادہ غلاظت کی تہہ تک اترنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جو (منشیات) DRUG کے ذریعے ایک قسم کی روحانی لذت حاصل کرنے کا جنون ہے یہ دراصل اسی کوشش کا دوسرا نام ہے۔ اور اس کے علاوہ جنسیات میں جس حد تک انسان اس وقت ارذل ہو چکا ہے اور اسفل السافلین کی طرف لوٹ چکا ہے، اس کا سارا مغربی معاشرہ گواہ ہے لیکن ماضی کی طرف یہ لوٹنا اور حیوانی صفات اختیار کر کے لذت حاصل کرنے کی کوشش کرنا انسان کے کسی کام نہیں آسکتا۔ وہ دن بدن پاگل ہوتا چلا جا رہا ہے یہاں تک کہ لذتیں معنی کھو دیتی ہیں۔ ان کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ اس کو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ میں کیا کروں۔ اس پاگل پن میں پھر بہیمانہ تحریکات چلتی ہیں۔ کئی قسم کے جنون پیدا ہوتے ہیں۔ کئی قسم کی (تحریکیں) CULTS نکلتی ہیں۔ کہیں چھٹے بجا بجا کر اپنی روح کی تسکین کے سامان کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہیں بال بڑھا کر، کہیں بال منڈا کر، کہیں ایک دوسرے پر ظلم کر کے، کہیں جتھے بنا کر جرم کرنے کے نتیجے میں لذت حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ سارے وہی نقوش ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے نشان دہی کی تھی کہ ان نقوش پر چلتے ہوئے تم الٹے پاؤں واپس ادنیٰ حالتوں کی طرف لوٹ جاؤ گے سوائے اس کے کہ تم ایمان لے آؤ اور اعلیٰ بہترین عمل اختیار کرو۔ اس صورت میں تمہارے لئے ترقی کا ایک لامتناہی سلسلہ کھلا ہوا ہے۔

پس خدام کو اور لجنات کو اور انصار کو یہ سبق اپنے ہر ممبر کو پڑھانے چاہئیں۔ یہ جو معاشرہ ہے، مغرب کا معاشرہ جس میں آج احمدی دم لے رہے ہیں یہ اسفل السافلین کا معاشرہ ہے۔ ہر طرف سے آپ کو آوازیں پڑیں گی کہ آؤ اور دنیا کی لذتوں میں ہمارا ساتھ دو اور ہمارے ساتھ مل کر واپسی کے وہ سفر اختیار کرو جن کے نتیجے میں حیوانی اور بہیمانہ لذتیں حاصل کر رہے ہیں۔ دوسری طرف خدا تعالےٰ کی آواز ہے کہ یہ تمہاری تنزل اور ذلتوں کے رستے ہیں۔ پھر خدا کی طرف تمہارا رجوع نہیں ہو سکے گا سوائے اس کے کہ فرشتے ہانک کر تمہیں لے کے جائیں لیکن لذتوں کی طرف نہیں، پھر جہنموں کی طرف تم ہانکے جاؤ گے۔ اس لئے اس مقام سے واپس نہ لوٹو۔ آگے بڑھو اور جن مقاصد کی خاطر تمہیں حیرت انگیز طور پر روحانی ترقی دی گئی ہے، شعور دیا گیا ہے، غیر معمولی طور پر لطافتوں کے ادراک کی طاقتیں عطا کی گئی ہیں۔ لطافتوں کو سمجھنے کی طاقتیں عطا کی گئی ہیں۔ ان پر غور کرو۔ ان سے سب سیکھو اور آگے بڑھو اور اپنے خدا کی طرف حرکت کرو اور خدا کی طرف سفر اختیار کرو۔ یہ سفر اس دنیا میں ہونا ضروری ہے۔ ورنہ پھر اس دنیا سے جا کر یہ سفر اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ وہ بات ہے جو قرآنِ کریم بار بار آپ کو سمجھاتا ہے۔ یہ بات ہے جو آپ کو خصوصیت سے اپنی نئی نسلوں کو سمجھانی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک ایک مضبوط فلسفہ ان کی حفاظت نہیں کرے گا وہ دنیا کی ظاہری اور سرسری لذات میں کھوئے جائیں گے۔ کوئی تنظیم اپنے کسی ممبر کے ساتھ ہمیشہ جڑ کر نہیں رہ سکتی۔ زندگی کے بہت ہی ایسے مواقع ہیں جن میں انسان تنہا سفر کرتا ہے اور تنظیم کی نظر وہاں تک نہیں پہنچتی۔ تنظیم کی پابندیاں اس کو کسی خاص حالت پر مقید نہیں رکھ سکتیں۔ ایسے وقتوں میں جو معاشرے کے غالب اثرات ہیں وہ یقیناً اس کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس کا دل اور اس کا دماغ دونوں مطمئن ہوں کہ یہ معاشرہ گندا اور ظالم ہے اور اس کے لئے نقصان دہ ہے اور پوری طرح مطمئن ہوں کہ جو راہ اس نے اختیار کی ہے اس کے پیچھے ایک گہرا فلسفہ ہے۔ ایک بہت بڑی حکمت ہے۔ یہ باتیں سمجھنے کے بعد پھر وہ ان کے خطرات سے باہر آ سکتا ہے بشرطیکہ دعا کا بھی عادی ہو۔ بشرطیکہ وہ قدم قدم پر خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے والا ہو اور اسی پر توکل کرنے والا ہو۔

دعوت الی اللہ کی کامیابی کے طریق

پس جہاں آپ جھوٹ سے توبہ کر کے خدا کی پناہ میں آئیں گے، وہاں اس سفر میں جو یہ دوسرا سفر ہے خدا آپ کا یقیناً ساتھ دے گا اور غیر معمولی طاقت عطا کرے گا۔ ہر خطرے سے آپ کو بچائے گا اور اس رستے پر ڈال دے گا جو۔۔۔۔ کبھی ختم نہ ہونے والا ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس توفیق کے بغیر ہم اس دنیا کے حالات بدل نہیں سکتے جس دنیا میں آپ اس وقت یہاں موجود ہیں۔ اس دنیا کو آج دلائل سے بڑھ کر خدا والوں کی ضرورت ہے۔ لوگ بارہا مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہم (دعوت الی اللہ) کیسے کریں؟ ہم (دعوت الی اللہ) کرتے تو ہیں مگر اثر نہیں دکھاتی (دعوت الی اللہ) وہی اثر دکھاتی ہے جو خدا والے کی (دعوت الی اللہ) ہو۔ جو اِن تجارب سے گزرا ہوا ہو۔ جانتا ہو کہ ایک خدا ہے۔ وہ جانتا ہو کہ وہ خدا اس کے ساتھ ہے۔ بارہا اس کے پیار اور قرب کے جلوے دیکھ چکا ہو۔ اس کی بات میں وزن ہوتا ہے۔ اس کی بات کو قوت عطا کی جاتی ہے۔ اس کی بات میں گہرا اثر رکھا جاتا ہے۔ پس یہ دو باتیں جو میں نے آپ کو بتائی ہیں ان پر آپ قائم ہو جائیں اور پھر (دعوت الی اللہ) کریں اور دردِ دل سے (دعوت الی اللہ) کریں۔ اچھے دوستوں کو تلاش کریں اور ان کے ساتھ تعلقات بڑھائیں کیونکہ (دعوت الی اللہ) کا ایک اور بھی بہت اہم گُر ہے جسے آپ کو لازماً سیکھنا چاہیئے کہ (دعوت الی اللہ) رستہ چلتے بیج کا چھٹا دینے کا نام نہیں ہے بلکہ بڑی گہری حکمت کے ساتھ ایسی کاشت کا نام (دعوت الی اللہ) ہے جس کی انسان پھر مسلسل حفاظت کرتا ہے جو اس کے اپنے دائرہ اختیار میں ہوتی ہے ورنہ بیج پھیلانا تو کوئی (دعوت الی اللہ) نہیں ہے۔ آپ دنیا میں زرخیز سے زرخیز علاقے میں بیج پھیلاتے چلے جائیں۔ پیچھے پیچھے پرندے اس بیج کو چگتے چلے جائیں گے۔ کبھی پانی کا فقدان ہوگا۔ کبھی کسی اور چیز کا نقصان ہوگا اور جو بیج آپ پھیلائیں گے وہ پیچھے سے ضائع ہوتا چلا جائے گا۔ لیکن وہ بیج کام کا بیج ہوا کرتا ہے جسے ایک انسان اپنے کھیت میں اُگاتا ہے جو اس کے قبضے میں ہوتا ہے۔ اس کی حفاظت کرنا جانتا ہے، روز اس کی پرورش کرتا ہے، اس کے ساتھ مانوس ہو جاتا ہے، اس کو اپنے ساتھ مانوس کرتا ہے اور یہی وہ بیج (دعوت الی اللہ) ہے جو پھل دیتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب خدا تعالیٰ سے یہ عرض کی کہ......

.... اے خدا! تو مجھے اس بات پر مامور تو کر چکا ہے کہ میں مُردوں کو زندہ کروں۔ اب تو نے ہی زندہ کرنا ہے........ تو بتا تو سہی کہ مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے جو مثال دی اس میں نکتے کی جو بہت اہم بات بیان فرمائی گئی۔ وہ یہ تھی کہ پرندوں کو لو۔ چار پرندوں کو پکڑو........ بعض مفسرین بیچارے اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ "صُر" کا مطلب ہے: قیمہ کر دو اور قیمہ کر کے چاروں طرف پہاڑیوں پر پھینک دو۔ حالانکہ "صُر" کا مطلب ہے: مانوس کر لو۔ اگر قیمہ کرنا ہو تو "الیکَ" کا کیا مطلب؟ "اپنی طرف قیمہ کر لو"، کیا ہوا؟ مانوس بنانا ہو تو اس کے ساتھ "الیک" کا صلہ لگتا ہے کہ ہاں! اپنی طرف مانوس کر لو اپنے ساتھ مانوس کر لو۔ تو اس لئے اس کے سوا کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتا۔ فرمایا کہ دیکھو! جب تم پرندوں کو اپنے ساتھ مانوس کر لیتے ہو تو تمہاری آواز کا جواب دیتے ہیں۔ ان کو مختلف سمتوں میں پہاڑیوں پر چھوڑ بھی آؤ تب بھی وہ تمہاری آواز پر اُڑتے ہوئے تمہارے قدموں میں پہنچ جائیں گے۔ اسی طرح انسانی روحوں کی تشخیص ضروری ہوا کرتی ہے۔ ورنہ (دعوت الی اللہ) کامیاب نہیں ہو سکتی ورنہ مُردے زندہ نہیں ہو سکتے۔ یہ دنیا جو مادہ پرست ہو چکی ہے اس کی مثال مُردوں کی سی ہے اور یہ وہ مُردے ہیں جن کو زندہ کرنا آپ کا کام ہے اور زندہ کرنے کی ترکیب خدا تعالےٰ نے سکھا دی ہے۔ بجائے اس کے کہ بازاروں میں پھر کے صرف لٹریچر تقسیم کر دیا یا اسٹال لگا کے گھر آگئے کہ جی! ہم نے بڑی (دعوت الی اللہ) کر دی۔ یا ویسے ہی بے ترتیب، بغیر کسی سلیقے کے، بغیر کسی پروگرام کے بحثیں چھیڑ دیں۔ اس کا نام (دعوت الی اللہ) نہیں ہے۔ "صُرھن" کے بغیر (دعوت الی اللہ) کامیاب نہیں ہو سکتی۔

داعی الی اللہ کو مسلسل پیار سے کام لینا چاہیئے

پس آپ کو، ہر داعی الی اللہ کو لازماً اپنے ایسے دوست بنانے ہوں گے جن کے ساتھ اس کو مسلسل پیار کرنا ہوگا۔ بہت محبت کا سلوک کرنا ہوگا۔ اس کی خدمت کرنی ہوگی۔ ایسے دوست کو اپنے قریب کرنا ہوگا یہانتک کہ وہ آپ کی دنیاوی آواز پر لبیک کہنے کا اہل ہو جائے، ایسا شخص آپ کی روحانی آواز کا بھی جواب دے گا۔ یہ نکتہ ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ پس اچھے شریف لوگوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوستیاں کریں اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ دوستیاں ہم مزاج سے ہی ہوا کرتی ہیں۔ اس سے ایک اور بات یہ سمجھ آگئی کہ جن کے مزاج مختلف ہیں اُن پر آپ کیوں وقت ضائع کرتے ہیں۔ جن کے مزاج ہی اور طرح کے ہیں اُن کے ساتھ سر ٹکرانا اور فضول بحثیں کرنا اپنے وقت کا ضیاع ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق ان کے ساتھ سر ٹکرانا ایسا ہی ہے جیسے سؤر کے سامنے موتی پھینک دیئے جائیں۔ سؤر کو موتیوں کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔ پس . . . . . یہ مضمون بھی سمجھ آگیا کہ ہم مزاج لوگ تلاش کرو۔ ایسے جو تمہارے مزاج سے ملتے جلتے ہیں۔ ان سے پیار بڑھاؤ۔ ان سے تعلقات قائم کرو۔ ان سے دوستیاں لگاؤ اور ان کو قریب کرتے ہوئے پھر ان کو زندگی کا پیغام دو۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ زندہ کرنے والا میں ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو میں زندہ کروں گا۔ پس اس نکتے کو آزمانا چاہئیے۔ اس نسخے کو پھیلانا چاہئیے اور یہ نسخہ خدا والوں کا نسخہ ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا والے تھے۔ اس لئے ان کے ہاتھ پر یہ نسخہ کارگر ثابت ہوا۔ ایک ایسا شخص جو خود خدا سے تعلق نہیں رکھتا اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک پرندہ جس نے خدا کے ساتھ اُنس اختیار نہیں کیا۔ وہ پرندہ جو خدا کی آواز کا جواب نہیں دیتا وہ کیسے توقع رکھ سکتا ہے کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور لوگ اس کی آواز کا جواب دیں پس پہلے آپ وہ پرندہ بنیں جو خدا سے زندگی حاصل کرے۔ پہلے آپ وہ پرندہ بنیں جو خدا کی ذات سے مانوس ہو جائے اور اس کی آواز پر لبیک کہنا سیکھیں۔ پھر آپ لوگوں کو اپنے ساتھ مانوس کریں۔ پھر دیکھیں آپ کی آواز میں خدائی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ دنیا کی ان روحوں کی مجال نہیں ہو گی کہ ان کا انکار کر سکیں اور ان کے سامنے ٹھہر سکیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ نسخہ سکھایا ہے کہ اس طرح خدا مُردے زندہ کیا کرتا ہے۔ پہلے تم زندہ ہو اور پھر اسی مثال کے پیچھے چلتے ہوئے خدا کے دوسرے بندوں کو زندہ کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور (دعوت الی اللہ) کے صحیح طریق بھی سکھائے اور پھر خود اپنے فضل سے ان کو پھل لگا دے۔ ایک دفعہ اگر (ایمان والے) کی (دعوت الی اللہ) کو پھل لگنے شروع ہو جائیں تو پھر ایسے درخت بے ثمر نہیں رہا کرتے کہ ہر موسم میں یہ پھل دیتے ہیں بلکہ وہ درخت جو خدا سے زیادہ گہرا تعلق قائم کر لیتے ہیں ان کے متعلق تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ پھر موسم ہو یا نہ ہو ہر حال میں ہمیشہ یہ درخت پھل دیتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسا ہی ہمیشہ پھل دینے والا باثمر درخت بنا دے۔"

حق مہر ادا کرنا ضروری ہے یہ نمائش اور دکھاوا نہیں

از حضرت فضل عمر

(اللہ آپ سے راضی رہے)

فرمایا

"اس وقت میں کوئی خطبہ نہ پڑھ سکوں گا البتہ کسی صاحب نے ایک سوال پوچھا ہے اس کا مختصر جواب دیتا ہوں۔ وہ پوچھتے ہیں کہ عورتوں کا مہر جو باندھا جاتا ہے وہ صرف دکھانے کے لئے ہی ہوتا ہے یا اس کا ادا کرنا ضروری ہوتا ہے وہ یاد رکھیں کہ مہر دینے کے لئے ہوتا ہے۔ دینِ حق اس قسم کی نمائش کو جو دھوکا کا موجب ہو ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ پس جو لوگ دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں اور ادا نہیں کرتے وہ گنہگار ہیں۔ اور جو اپنی حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔ صحابہؓ کے طرزِ عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے۔ پس ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی ایک دفعہ سارا نہ ادا کر سکے تو کچھ مدت میں ادا کر دے لیکن ادا ضرور کرے۔

معجّل اور غیر معجّل کے الفاظ بعد کی ایجاد ہیں۔ شریعت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ پس جہاں تک ہو سکے پہلے ادا کرنا چاہیئے ورنہ آہستہ آہستہ۔ یہ ایک قرضہ ہے جو عورت کی طرف سے مرد پر ہے۔ اس کا ادا کرنا بہت ضروری ہے۔"

(خطبہ فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۷ء)

خبریں

ملکی خبریں

○ امریکہ کے سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے نے اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ مسٹر نواز شریف سے ملاقات کی۔ اور انہیں انتخابات میں ان کی فتح پر مبارکباد دی۔ میاں نواز شریف نے امید ظاہر کی کہ آئی جے آئی کی حکومت کے دوران امریکہ اور پاکستان کے تعلقات فروغ پائیں گے۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ انتخابات میں کوئی دھاندلی نہیں ہوئی جسے شکایت ہو وہ ثبوت کے ساتھ درخواست دائر کر سکتا ہے۔

○ امریکی رسالے نیوز ویک نے کہا ہے کہ نواز شریف کے مخالفین ان کی قوت کا صحیح اندازہ نہ لگا سکے۔ رسالے نے انہیں درمیانے طبقے سے ابھرنے والی سیلف میڈ شخصیت قرار دیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے قومی اسمبلی کے ۸ اور صوبائی اسمبلیوں میں ۱۹ امیدوار الیکشن جیت گئے ہیں۔

○ ایم کیو ایم کے رہنما مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر ان کے جائز مطالبات تسلیم نہ کئے گئے تو حکومت میں شامل نہیں ہوں گے اور اپوزیشن میں بیٹھیں گے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے ایک سو حلقوں میں از سرِ نو انتخابات کا مطالبہ کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ ان حلقوں میں ۲۰ سے ۴۰ ہزار تک بیلٹ پیپر ڈالے گئے۔ جو اس مقصد کے لئے فالتو چھاپے گئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن میں دستانے چڑھا کر کاریگری کی گئی ہے لیکن ہم نے بھی دھاندلی کرنے والوں کے فنگر پرنٹ حاصل کر لئے ہیں۔ اور ہم انہیں ساری دنیا میں بے نقاب کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دھاندلی کرنے والے ہم سے جس ردِ عمل کی توقع کر رہے تھے۔ اس میں انہیں ناکامی ہوئی ہے ہم کسی کو طویل فوجی آمریت کا موقع نہیں دینا چاہتے

غیر ملکی خبریں

○ خلیج کے بحران کے بارے میں صدر صدام حسین اور امریکی ایلچی میں بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔

○ بھارت میں حالیہ گڑبڑ کے باعث خواجہ نظام الدین اولیاء کے عرس میں شرکت کرنے کیلئے بھارت جانے والے وفد کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔

○ بابری مسجد کو گرا کر اسکی جگہ ہندوؤں کا مندر تعمیر کرنے سے روکنے کے لئے اجودھیا کے علاقہ کو ڈھائی لاکھ فوجیوں اور پولیس والوں نے گھیر لیا ہے۔ ایک لاکھ کے قریب افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ رانچی رام پور اور لکھنؤ میں غیر معینہ عرصہ کیلئے کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مسلح جھڑپوں کے بعد حریت پسندوں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ اننت ناگ اور بارہ مولا میں دو بھارتی فوجیوں سمیت پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ جبکہ ۶ حریت پسند شہید ہو گئے۔

○ ایک خبر کے مطابق دنیا بھر کے ایک ارب افراد بدترین غربت کا شکار ہیں۔

○ امریکہ کے صدر مسٹر بش نے کہا ہے کہ خلیج کے بحران پر مفاہمت کا رویہ نہیں اپنایا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ حملہ آور کو خوش کرنے کی پالیسی جارحیت کو تقویت پہنچاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر صدام کو عراق پر قبضہ کرنے کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

○ روس زیرِ زمین ایٹمی تجربات جاری رکھے گا۔ یہ بات روس کے ایک وزیر نے وسطی ریاست قازقستان کے باشندوں کی طرف سے مخالفت کے جواب میں کہی ہے۔

○ روس اور فرانس میں دوستی اور تعاون کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور خادم دین بنائے عزیزہ خالدہ ارشاد کا کراچی سے آیا ہوا خط پڑھیں۔

پیارے انکل

....

اللہ تعالیٰ آپ کو مقبول خدمتِ دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر گھڑی ہر وقت آپ کے ساتھ ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر دکھ، درد اور تکلیف سے دور رکھے۔ مولا کریم آپ کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنے فضلوں کی موسلا دھار بارش برساتا رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ مولا کریم آپ کو خوشگوار پُر بہار صحت والی کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ ہر آن آپ کے ساتھ ہو۔

آپکا محبت سے اور دعاؤں سے پُر خط پا کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میں ایک طرف آپ کا خط رکھ کر اور دوسری طرف اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ نے اپنا قیمتی وقت نکال کر مجھے خط کا جواب دیا (میں اتنی کمزور اور ناچیز انسان ہوں) میں آپ کی بہت مشکور ہوں خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مولا کریم آپ کو مقبول خدمتِ دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنے فضلوں کی موسلا دھار بارش برساتا رہے۔ اور میں آپکا پھر شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ سارے احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے دُعائیں کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

میں آپ کی خدمت میں خط کا جواب بہت دیر سے دے رہی ہوں۔ جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ دیر سے جواب دینے کی وجہ یہ ہے کہ میرے نانا جان کا ۶ جولائی ۹۰ء کو لاہور میں انتقال ہوگیا تھا۔ دوسرے میری بڑی پھوپھو جان والدہ ڈاکٹر سفیر احمد صاحب کا انتقال ۱۳، ۱۴ جولائی کی درمیانی شب کو کراچی میں ہوگیا تھا۔ ہر دو کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۹۰ء کے الفضل اخبار میں آپ کی یہ نظم پڑھی اور آپ سے ساری ناراضگی دور ہوگئی اور پھر آپ کو خط لکھنے بیٹھ گئی۔ نظم کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

کئی دنوں سے مری سوچ میں زوال سا ہے
کئی دنوں سے مری گفتگو میں کال سا ہے
جو ہو سکے تو نسیم ان کو اب یہاں لے آ
کہ اب وہاں تیرا جانا تو کچھ محال سا ہے

آپ سے ملاقات کرنے کو بہت دل چاہتا ہے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے جلد ملاقات کروائے اور پھر ویسے ہی ہم آپ سے مٹھائی کھائیں۔ وہ آپ کی مٹھائی ہم اب تک نہیں بھولے۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے اور آپ کی دعاؤں کی وجہ سے دسویں جماعت میں ۵۸ فیصد نمبر لے کر پاس ہوگئی ہوں۔ اور مجھے سائنس کالج میں داخلہ بھی مل گیا ہے آپ کی مٹھائی مجھ پر واجب ہوگئی ہے۔ میں یہ سوچ رہی تھی کہ آپ سے کراچی میں ملاقات ہوگی تو آپ کو مٹھائی کھلا دیں گے۔ مگر آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔

خاکسارہ
دعاؤں کی محتاج آپ کی بیٹی
خالدہ ارشاد

ہمیں آپ کے نانا جان اور پھوپھو جان کی وفات کا دلی افسوس ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں ان کے درجات بلند کرتا رہے اور آپ سب کو ان کے نقش قدم پر چل کر نیکیوں کی توفیق دیتا رہے۔ ہماری طرف سے آپ گھر کے تمام افراد کو تعزیت کا پیغام پہنچا دیں۔ شکریہ۔

ہمیں یہ پیغام تو ملا تھا کہ سفیر احمد کی والدہ کا جنازہ ربوہ آچکا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کن سفیر احمد کی والدہ کا ذکر ہے۔ اب آپ کے خط سے پتہ چلا۔ ڈاکٹر سفیر احمد صاحب تو مغربی افریقہ میں ہمارے ساتھی کارکن تھے۔ میں مغربی افریقہ میں رئیس المبلغین تھا اور مکرم ڈاکٹر صاحب غانا میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل تھے

○ امید ہے کہ آپ بفضل خدا تعالیٰ بخیریت ہوں گے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔ الفضل اخبار میں آپ کے مختلف موضوعات پر معلوماتی مضامین اور دلچسپ کلام بہت لطف دیتے ہیں۔ آپ نے میری صحت کے لئے دعا کی جس کے لئے بے حد ممنون ہوں۔ دسویں کا داخلہ جا چکا ہے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت بیگم صاحبہ کی علالت کی خبر نے خاصا پریشان رکھا ہے۔ حضور کا فکر مند چہرہ نظروں میں ابھرتا تھا تو بہت ہی تکلیف ہوتی تھی۔ مَیں نے حضور کو حضرت بیگم صاحبہ کی بیماری پر مزاج پرسی کا خط لکھا تھا کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحتِ کاملہ عطا کرے اور ہمارے حضور ان کی طرف سے مطمئن ہو کر کام کریں۔ اور خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کی خبریں آرہی ہیں جو میرے لئے دلی مسرت کا باعث ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو معجزانہ طور پر صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ مَیں نے حضور کو ان کے بخیریت گھر آجانے پر مبارکباد بھی بھیجی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب احمدیوں کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا کرے اور پردیس میں حضور کو خوشیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

ایک بار پھر نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ انکل کیا آپ میرا یہ خط شائع کریں گے؟ مَیں منتظر رہوں گی

طالب دعا
فریحہ سیدہ طالبہ کلاس دہم (E) نصرت گرلز ہائی سکول

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم میاں سلطان احمد صاحب ورک کریم پارک لاہور کی بیٹی ملیحہ احمد بعمر ۱ سال تین ماہ۔ سانس کی نالیوں میں خرابی کے باعث شدید بیمار ہے۔ احباب ان کے لئے دُعا کریں۔

اعلان نکاح

○ مکرم مسعود احمد صاحب ناصر ابن مکرم حکیم محمد صدیق صاحب (دواخانہ طب جدید) کا نکاح ہمراہ عزیزہ تنویر الہدیٰ صاحبہ بنت مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۲۰ اکتوبر کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ کریم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۹۰ء صبح نو بجے بقضائے الٰہی ۸۵ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ موصوفہ لجنہ اماء اللہ ۸۴ ج ب کی سابقہ صدر تھیں اور بفضلِ تعالیٰ موصیہ بھی تھیں۔ میت ربوہ لائی گئی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

○ مکرم مستری غلام محمد صاحب دار الیمن شرقی ربوہ کی اہلیہ محترمہ حنیف بیگم صاحبہ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۹۰ء بروز ہفتہ فضل عمر ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ موصوفہ موصیہ تھی۔

○ محترم ملک فضل الدین صاحب روہتاسی سابق کارکن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۰ء ۵ بجے شام بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔

موصوف کی نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے دعا کروائی۔

موصوف نے اپنی یادگار میں دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ نعیمہ یاسمین صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد سہیل صاحب نے مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۶۰ء کو وصیت کی۔ اس وقت موصیہ ۳/۹۵۵ ڈرگ روڈ کالونی کراچی نمبر ۲۸ پر رہتی تھیں۔ اب ان کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کوئی شخص ان کے بارہ میں جانتا ہو یا خود پڑھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ سے رابطہ کریں۔

آپس میں تحائف کا تبادلہ کیا کرو۔ کیونکہ تحفہ دلوں سے کینے کو دور کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۷۵۳ میں صابر عمران ہاشمی ولد محمد شفیع ہاشمی قوم ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد۔/۲۰,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۶۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ صابر عمران ہاشمی ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر۱۔ عبدالمالک خان وصیت نمبر ۱۷۲۱۸ گواہ شد نمبر۲۔ شفقت حیات تحمیم ماڈل کالونی کراچی

مسل نمبر ۲۷۷۵۴ میں چوہدری منیر احمد ولد محمد ابراہیم صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولہ چک ۱۶۹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۲ کنال زمین نہری اور ½2 ایکڑ جھلاری اور مکان کی قیمت بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۶۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ ۸/۹/۹۰ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منیر احمد گرمولا چک 169/R-B ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر۱۔ غلام محمد وصیت نمبر ۱۲۷۹ گواہ شد نمبر۲۔ راجہ مبارک احمد وصیت نمبر ۲۶۵۷۱۔

مسل نمبر ۲۷۷۵۵ میں فرحانہ فہیم زوجہ فہیم الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/190 پورن نگر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۔/۲۰,۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۲۲۱ گرام مالیتی ۔/۵۶,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فرحانہ فہیم 3/190 پورن نگر سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱۔ فہیم الدین خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ صوبیدار میجر ضیاء الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۷۷۵۶ میں ماسٹر محمد اسلم ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ معلمی عمر ۵۶ سال بیعت اپریل ۱۹۶۴ء ساکن اگو والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زمین بارانی ۴ گھماؤں مالیتی ۔/۸۰,۰۰۰ روپے (۲) مکان برقبہ ۶ مرلہ مالیتی ۔/۱۶,۰۰۰ روپے (۳) بھینس ایک عدد گائے ایک عدد کٹا بچہ ایک عدد تینوں کی قیمت ۔/۱۲,۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ 778+600 روپے ماہوار بصورت پنشن والاؤنس از وقف جدید مل رہے ہیں اور مبلغ دو ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اسلم ساکن اگو والا P/O وسنتھل ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عطاء اللہ وصیت نمبر ۲۵۲۳۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد عبداللہ باجوہ وصیت نمبر ۶۲۲۲۔

مسل نمبر ۲۷۷۵۷ میں سردار بیگم بیوہ محمد حسین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھرپا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۸/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ½۲ ایکڑ زرعی اراضی بارانی واقع کھرپا ضلع سیالکوٹ مالیتی ۔/۵۰,۰۰۰ روپے (۲) حق مہر ۔/۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۔/۱۵۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سردار بیگم بیوہ محمد حسین کھرپا ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مظفر حسین پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ ناصر احمد کاہلوں۔

نیکی وہ ہے جس سے نفس مطمئن ہو اور دل اطمینان پکڑے۔ اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور سینے میں تردد محسوس ہو۔ اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں۔ (پھر بھی اس سے بچو)۔

هو الشافی
CMC

کیوریٹو کورسز

PILES COURSE	۔/۴۰	بواسیر کورس
ASTHMA COURSE	۔/۶۰	دمہ کورس
KIDNEY STONE COURSE	۔/۱۶۵	پتھری گردہ کورس
KIDNEY INFECTION COURSE	۔/۱۸۰	انفکشن گردہ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۔/۱۰۰	چھوٹا قد کورس
BODY BUILDING COURSE	۔/۴۵	کمزوری جسم کورس
URINATION COURSE	۔/۴۰	کثرت پیشاب کورس
STERILITY COURSE	۔/۷۵	بانجھ پن کورس
LEOCODERMA COURSE	۔/۱۰۰	پھلبہری کورس

نیز دیگر امراض کے کورسز اپنے قریبی میڈیکل سٹور سے طلب کریں یا براہ راست ہم سے منگوائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
لاہور / کراچی
ہیڈ آفس گولبازار۔ ربوہ
فون :- ۶۰۶-۷۷۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا ۱۵/- ، ۴۵/-	اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/-	زدجام عشق ۱۲۰/-
تریاق معدہ ۸/- ، ۱۶/-	روشن کاجل ۵/-	سرمہ جواہر ۵/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار۔ ربوہ

فون ۶۳۴

ربوہ میں آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز

گولبازار ربوہ

فون:۔ ۶۸۱ / ۶۸۲

چنیوٹ محلہ گڑھا میں آٹھ نو کمروں پر مشتمل چار پانچ منزلہ مکان برائے فروخت ہے۔ پانی۔ بجلی اور سوئی گیس کا انتظام ہے۔ خواہش مند فوری رابطہ فرماویں

حافظ مبارک علی معرفت محمد اشرف

نظارت مال خرچ ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد۔ اٹھراء۔ سوکھا۔ گرمی۔ گیس کا علاج کرنے والے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید اعوان

ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۔ ۴۳۱

برانچیں

ربوہ:۔ اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس

ملتان:۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ

چوک قلعہ کالروالہ:۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

کراچی:۔ محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کے لئے انتظام کیساتھ

حنیف ہومیوپیتھک کلینک

۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

موسم گرما کے اوقات کار

اتوار سے جمعرات تک صبح ۹ بجے سے ۱۱/۲ ۱ بجے

شام ۶ بجے سے ۸/۲ ۱ بجے تک

جمعہ کو صرف صبح اور ہر ہفتے کو صرف شام کے وقت دواخانہ کھلا ہوگا۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

جدید ترین۔ باسہولت۔ بہترین

عزیز ایجیکٹو رجسٹرڈ کی معیاری پیش کش

ڈیپ ویل واٹر پمپ

سکشن: ۵۰ فٹ ڈیلیوری: ۵۰ فٹ

۳/۴ x ۱ سے لے کر ۴ x ۵ گنجائش کنواں کھودنے کی ضرورت نہیں۔ مکمل گارنٹی اور بعد از فروخت سروس۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت۔

خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون ۹۱۳

اُمتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

فون دکان: ۶۴۹ رہائش: ۸۴۱

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

قدیمی ــــ اوّلین ــــ شہرہ آفاق

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

کراچی:۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱

لاہور:۔ ۱-۵-۳ گلشن راوی

ملتان:۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ

منڈی بہاؤالدین:۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل

رحیم یار خان:۔ فون نمبر ۴۷۹۹

ربوہ:۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

پتہ

نئی صدی کی محراب گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے

اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم جیولرز

خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی

فون: 626280 - 629443